S_1999_5_70_79

# عدالت عظمیٰ رپوٹس 1999 ایس یو پی پی 5 ایس سی آر

## الیکشن کمیشن آف انڈیا اور دیگر

بنام۔

## ڈاکٹر منموہن سنگھ اور دیگران

1 دسمبر 1999

ایس۔پی۔بھروچا، آر۔سی۔لاہوٹی اور این۔سنتوش ہیگڑے، جسٹسز

انتخابات:

عوامی قانون، کی نمائندگی ایکٹ 1950 - دفعہ 20(4)، (5) اور (7)-"عام رہائشی"-ایک اعلان شدہ عہدے کا حامل-اپنی "عام رہائش گاہ" کے حوالے سے بیان-انتخابی رجسٹریشن افسر کے پاس اس کے برعکس کوئی ثبوت نہ ہونا-"عام رہائش گاہ" کے اعلان کی درستگی پر سوال کرنے والی پوچھ گچھ-منعقد کی جواز، اس وقت تک سوال نہیں کی جاسکتی جب تک کہ اس کے برعکس ثبوت نہ ہو-"عام رہائش گاہ" سے متعلق پوچھ گچھ کو کالعدم قرار دیا گیا-ووٹرز رولز کا اندراج، 1960۔

مدعا علیہ نمبر 1 آسام کے 52-ڈیس پور قانون ساز اسمبلی حلقہ سے راجیہ سبھا کے لیے منتخب ہوئے تھے۔انہوں نے رجسٹریشن آف الیکٹرز قواعد 1960 کے قاعدہ 7 کے تحت تجویز کردہ فارم نمبر 1 دائر کیا جس میں کہا گیا تھا کہ لیکن مرکزی کابینہ کے وزیر کے عہدے پر فائز ہونے کی وجہ سے وہ اپنے بیان کردہ پتے پر مذکورہ حلقے میں 'عام طور پر رہائشی' ہوتے۔اس کے اعلان پر شک کرتے ہوئے نوٹس جاری کیے گئے اور تفتیش شروع کی گئی۔مدعا علیہ نمبر 1 نے ایک تحریری درخواست دائر کر کے انکوائری کی درستگی کو چیلنج کیا جس کی اجازت عدالت عالیہ نے دی تھی۔اس لیے موجودہ اپیل۔

اپیل مسترد کرتے ہوئے عدالت نے

منعقد: 1.1. مدعا علیہ نمبر 1 کی "عام رہائش گاہ" سے متعلق پوچھ گچھ اور تمام نوٹس اور احکامات کالعدم قرار دیے گئے ہیں۔(79-سی)

1.2. عوامی نمائندگی ایکٹ، 1950 کی دفعہ 20 کی ذیلی دفعہ (4) کے تحت، ایک شخص جو ایک اعلان شدہ عہدے پر فائز ہے، قانون کے ذریعہ کسی بھی تاریخ کو، اس حلقے کا ایک عام رہائشی سمجھا جاتا ہے جس میں وہ عام طور پر رہائش پذیر ہوتا لیکن اس حقیقت کے لیے کہ وہ اس طرح کے اعلان شدہ عہدے پر فائز ہے۔اس مقصد کے لیے، دفعہ 20 کی ذیلی دفعہ (5) کی وجہ سے، اعلان شدہ عہدے کے حامل کا گوشوارہ،

فارم میں کیا گیا اور ضرورت کے مطابق تصدیق شدہ، اس کے برعکس ثبوت کی عدم موجودگی میں درست کے طور پر قبول کیا جانا چاہیے۔ اس لیے یہ واضح ہے کہ اعلان شدہ عہدے کے حامل کا گوشوارہ ہمیشہ درست کے طور پر قبول نہیں کیا جانا چاہیے۔ اس پر سوال اٹھایا جا سکتا ہے، لیکن صرف اس صورت میں جب الیکٹورل رجسٹریشن افسر کے پاس "اس کے برعکس ثبوت" ہو۔ لہذا، اعلان شدہ عہدے کے حامل کی طرف سے اس کی عام رہائش گاہ کے بارے میں گوشوارہ کی درستگی پر سوال اٹھانے کے لیے، الیکٹورل رجسٹریشن افسر کے پاس اس کے برعکس ثبوت ہونا چاہیے۔ یہ ایک اعلان شدہ عہدے کے حامل کے گوشوارہ کی عدم قبولیت کے لیے ایک شرط ہے۔ اگر الیکٹورل رجسٹریشن آفیسر کے پاس ایسا ثبوت ہے، تو اسے اس کے مطابق اعلان شدہ عہدے کے حامل کو مطلع کرنا چاہیے، اور اس طرح کے ثبوت کا مواد بیان کرنا چاہیے تاکہ اعلان شدہ عہدے کا حامل تحقیقات کے دوران ان حقائق پر اس کی تردید کر سکے جن کی پیروی ہونی چاہیے۔ تحقیقات کا فیصلہ کیس کے حقائق پر کیا جانا چاہیے؛ اس کا نیم عدالتی کردار واضح ہے۔ (77-ایف، ایچ؛ 78-اے-بی)

1.3. فوری مقدمہ میں، جواب دہندہ نمبر 1 متعلقہ وقت پر ایک ایسا شخص تھا جس پر ایک عہدہ تھا جس پر دفعہ 20 کی ذیلی دفعہ (4)، (5) اور (7) کا اطلاق ہوتا تھا۔ جواب دہندہ نمبر 3 کا خط جس کے تحت جواب دہندہ نمبر 1 سے کہا گیا تھا کہ وہ اپنے "عام رہائش کے دعوے جیسا کہ فارم نمبر 1 میں بیان کیا گیا ہے" کی حمایت میں ثبوت پیش کرے۔ فارم نمبر 1 میں دعویٰ جواب دہندہ نمبر 1 نے دائر کیا تھا جب وہ پہلے ہی کابینہ کے وزیر تھے اور اس طرح ایک اعلانیہ عہدہ کے حامل تھے۔ ان کے بیان پر، دفعہ 20 کی ذیلی دفعہ (4) اور (5) کی صحیح تشریح کے حوالے سے، جواب دہندہ نمبر 3 سے سوال کیا جا سکتا ہے، صرف اس صورت میں جب اس کے پاس اس کے برعکس شواہد موجود تھے اور جواب دہندہ نمبر 3 نے جواب دہندہ نمبر 1 کو اس حقیقت اور اس طرح کے ثبوت کے مادے سے آگاہ کیا تھا۔ اپنے خط میں یقینی طور پر ایسا نہیں کہا۔ درحقیقت، اس نے جواب دہندہ نمبر 1 سے شواہد جمع کرنے کے لیے کہا۔ فارم نمبر 1 میں جواب دہندہ نمبر 1 کا بیان نہیں ہو سکا، اس لیے اس پر جرح نہیں کی گئی اور اس حوالے سے انکوائری غلط ہے۔ قانون میں (77-سی؛ 78-سی، ڈی، ای)

1.4. کسی بھی صورت میں اس وقت کے چیف الیکشن کمشنر کے حکم کو مدنظر رکھتے ہوئے انکوائری کو آگے بڑھنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ حکم نامے میں جاری تحقیقات کے نتائج کا حوالہ دیا گیا، جن میں مدعا علیہ نمبر 1 کو کوئی نوٹس نہیں تھا۔ اس نے اس سے "نتائج" اخذ کیے جو جواب دہندہ نمبر 1 کے لیے بہت منفی تھے۔ اس کے بعد اس نے مدعا علیہ نمبر 3 کو ہدایت کی کہ وہ انکوائری کرتے ہوئے اور اس پر حتمی حکم

جاری کرتے ہوئے حکم میں سامنے لائے گئے حقائق کو مدنظر رکھیں اوران کا مناسب خیال رکھیں۔اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ مدعا علیہ نمبر 3 اس وقت کے چیف الیکشن کمشنر کا ماتحت تھا اور مدعا علیہ نمبر 1 کو دفاع کا موقع دیے بغیر مؤخرالذکر کی طرف سے اخذ کردہ نتائج کی نوعیت کو دیکھتے ہوئے، اس میں کوئی شک نہیں ہو سکتا کہ انکوائری کو آگے بڑھنے کی اجازت دینا منصفانہ کھیل اور مدعا علیہ نمبر 1 کے مفادات کے لیے نقصان دہ ہوگا۔(78-ایچ؛79-اے-بی)

2. جہاں تک منتقلی کے معاملات کا تعلق ہے، معاملات کو منتقل کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور ان کا فیصلہ متعلقہ ہائی کورٹس کو مذکورہ بالا پیراگراف میں طے شدہ قانون کے مطابق کرنا چاہیے۔(79-ایف)

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 12573 آف 1996 وغیرہ۔

1994 کے سی آر نمبر 1087 میں گوہاٹی میں آسام عدالت عالیہ کے مورخہ 3.1.96 کے فیصلے اور حکم سے۔

پی۔ پی۔راؤ، کے۔پرساران، ٹی۔ایل۔وی۔آئیر اے۔کے۔گنگولی، اے۔ایم۔خان ولکر، محترمہ پورن کماری، ایس۔کے۔مینڈیراٹا، بی۔پارتھاسارتھی، کے۔سوامی، راجیونندا۔سی۔وی۔ایس۔راؤ، (بی۔کے۔پرساد) پی۔پرمیشورن کے لیے، محترمہ پربھا سوامی، انپ سچتے، محترمہ سندھیا راجپال، مسز ہیمنتیکا وہی، محترمہ سمیتا ہزاریکا، کیلاش واسدیو اور ڈبلیو۔سی۔چوپڑا ظاہر ہونے والے فریقوں کے لیے۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

بھاروچا، جسٹس: یہ اپیل بھارت کے الیکشن کمیشن کی طرف سے، خصوصی اجازت کے ذریعے، گوہاٹی عدالت عالیہ کے ایک فاضل واحد جج کے فیصلے اور حکم کے خلاف، پہلے مدعا علیہ کی طرف سے دائر تحریری درخواست پر دائر کی گئی ہے۔

پہلا مدعا علیہ نئی دہلی پارلیمانی حلقے میں بطور ووٹر رجسٹرڈ تھا جب 21 جون 1991 کو وہ مرکزی کابینہ میں وزیر بنے۔آئین کے آرٹیکل (5)75 توضیعات کی وجہ سے یہ ضروری تھا کہ وہ چھ ماہ کے اندر پارلیمنٹ کے کسی بھی ایوان کے لیے منتخب ہو جائے۔

27 اگست 1991 کو پہلے مدعا علیہ نے ووٹرز رولز کی رجسٹریشن کے قاعدہ 26 کے تحت تجویز کردہ فارم نمبر 6 میں دعویٰ کو ترجیح دی۔1960 ریاست آسام میں 52-ڈیس پور قانون ساز اسمبلی حلقہ ("مذکورہ

حلقہ ") کی انتخابی فہرست میں ان کا نام شامل کرنے کے لیے جس میں کہا گیا ہے کہ ان کی رہائش گاہ ڈاکٹر ہیما پر بھا سائیکیا، وارڈ نمبر 34، سرومتاریا ہل، پی او آسام سچیوالیا، ڈیس پور تھی۔ اس میں انہوں نے کہا، "ہوسکتا ہے کہ میرا نام یونٹی دہلی ریاست میں انتخابی فہرست میں شامل کیا گیا ہو جس میں میں پہلے درج ذیل پتے پر عام طور پر رہائشی تھا اور اگر ایسا ہے تو، میں درخواست کرتا ہوں کہ اسے اس انتخابی فہرست سے خارج کیا جاسکتا ہے۔" تیسرے مدعا علیہ، متعلقہ الیکٹورل رجسٹریشن آفیسر نے ہدایت کی کہ دعوی اپنے دفتر کے نوٹس بورڈ پر پوسٹ کیا جائے، سات دن کے اندر اعتراضات طلب کیے جائیں، 11 ستمبر 1991 کو پہلے مدعا علیہ کا نام مذکورہ حلقے میں درج کیا گیا۔ 26 ستمبر 1991 کو ریاست آسام سے راجیہ سبھا کے لیے پہلا مدعا منتخب کیا گیا۔ 29 ستمبر 1991 کو ان کا نام دہلی کی انتخابی فہرست سے ہٹا دیا گیا۔

29 ستمبر 1992 کو اپیل کنندہ نے اپنی عام رہائش گاہ کے بارے میں اپنے گوشوارہ کے لیے پہلے مدعا علیہ فارم نمبر 1 کو بھیج دیا، جو ایک اعلان شدہ عہدے کے حامل پر لاگو ہوتا ہے۔ 7 جون، 1993 کو پہلے مدعا علیہ نے وہ فارم داخل کیا جس میں کہا گیا تھا کہ، لیکن مرکزی کابینہ کے وزیر کے عہدے پر فائز ہونے کی وجہ سے، وہ مذکورہ حلقے کے علاقے میں مذکورہ بالا پتے پر عام طور پر رہائشی ہوتا۔ 3 ستمبر 1993 کو پہلے مدعا علیہ کو ان کی عام رہائش گاہ کے بارے میں مذکورہ گوشوارہ کی حمایت میں ثبوت پیش کرنے کے لیے بلایا گیا۔ 18 ستمبر 1993 کو تیسرے مدعا علیہ نے پہلے مدعا علیہ کو مطلع کیا کہ اس کا نام مذکورہ حلقے کی فہرستوں میں شامل کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

22 اور 28 دسمبر 1993 کو اپیل کنندہ نے تمام ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے چیف الیکٹورل افسران کو ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کی انتخابی فہرستوں پر افراد کو درج کرنے کی بدانتظامی کے بارے میں لکھا جہاں وہ عام رہائشی نہیں تھے، اور انہیں اس معاملے کو دیکھنے کی ہدایت کی۔

اس طرح کی ہدایت کے مطابق، تیسرے مدعا علیہ نے 2 فروری 1994 کو پہلے مدعا علیہ کو اس طرح لکھا:

"جبکہ الیکشن کمیشن نے 52 ڈیس پور ایل اے سی کی دفعہ 75 میں آپ کے عام رہائش کے اعلان پر شک کا اظہار کیا ہے۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ براہ کرم اپنے عام رہائش کے دعوے کی حمایت میں ثبوت پیش کریں جیسا کہ پہلے جمع کرائے گئے فارم نمبر 1 میں کہا گیا ہے۔" (زور دیا گیا)

اس کے بعد 16 فروری 1994 کو ایک اور مراسلہ آیا۔ 18 اور 22 فروری 1994 کو پہلے مدعا علیہ کے نجی سکریٹری نے جواب دینے کے لیے وقت مانگا۔

یکم مارچ 1994 کو اس وقت کے چیف الیکشن کمشنر نے پہلے مدعا علیہ کے مخصوص حوالے سے ایک حکم جاری کیا۔ انہوں نے اپنے معاملے میں حقائق اور تحقیقات کا کچھ تفصیل سے حوالہ دیا۔ اس کے بعد انہوں نے کہا:

.40 "اوپر بیان کردہ حقائق سے درج ذیل نتائج نکلتے دکھائی دیتے ہیں:

(a) کہ جب 29.8.1991 پر شری منموہن سنگھ نے ریاست آسام کے 52-ڈیس پور اسمبلی حلقے کی انتخابی فہرست میں شامل ہونے کے لیے اپنی دعوی کی درخواست دائر کی تو انہیں معلوم تھا کہ وہ دہلی میں بطور ووٹر رجسٹرڈ ہیں کیونکہ وہ عام طور پر دہلی کے رہائشی ہیں نہ کہ آسام کے۔ آسام کے وزیر اعلی کی اہلیہ ڈاکٹر ہیم پربھا سائیکیا کا پتہ صرف آسام میں ووٹر کے طور پر رجسٹر ہونے کے مقصد سے حاصل کیا گیا تھا۔

(b) یہ کہ رجسٹریشن آف الیکٹرز رول، 1960 کے قواعد کے تحت فارم 1 میں دیا گیا بیان جو 1950 کے نمائندگی عوامی ایکٹ کی دفعہ (4) 20 کے ساتھ پڑھی گئی جو ڈاکٹر منموہن سنگھ نے 1993 میں فہرستوں کی جامع نظر ثانی کے دوران جمع کروائی تھی، تصدیق کے دوران ثابت نہیں ہوئی۔

(c) 1993 کے دوران انتخابی فہرستوں میں ان کا نام شامل کرنے کے لیے ای آر او کی طرف سے منظور کردہ حکم کے متن سے پتہ چلتا ہے کہ یہ ان کے اعلی افسران کے دباؤ میں منظور کیا گیا حکم تھا جن کا اس قانونی معاملے میں کوئی دائرہ اختیار نہیں تھا۔

(d) کہ ریٹرننگ آفیسر نے 26.9.1991 کو شری منموہن سنگھ کو کونسل آف اسٹیٹ کے انتخاب کے دوران شری منموہن سنگھ کے نام کے انتخابی رول میں درج ہونے کی بنیاد پر رہنمائی کی، اور اس وجہ سے انہوں نے شری منموہن سنگھ کی انتخابی حیثیت کی رجسٹریشن کے دوران کی گئی غیر قانونی کاروائی کی بنیاد پر انتخاب کی قانونی حیثیت کے خلاف کوئی چیلنج نہیں سنا۔

(e) یہ کہ عوامی نمائندگی ایکٹ، 1950 کی دفعہ (4)20 کے ساتھ پڑھے جانے والے ووٹرز رجسٹریشن رولز، 1960 کے قاعدہ 7 کے تحت فارم 6 میں دعوی کی درخواست دائر کرتے ہوئے، مسٹر منموہن سنگھ اور ان کے حامی جناب نارائن چندر کا کوٹی دونوں نے جان بوجھ کر اعلان کرنے کا عہد کیا جسے وہ اپنے علم کے مطابق درست نہیں مان سکتے تھے۔ اس طرح کا اعلان عوامی نمائندگی ایکٹ، 1950 کی دفعہ 31 کی تعزیری توضیعات راغب کرے گا۔

(f) گوہاٹی کے اس ضلع انتخابی افسر اور ریاست آسام کے چیف الیکٹورل آفیسر نے واضح طور پر مسٹر منموہن سنگھ کا نام 52-ڈیس پور اے سی کی انتخابی فہرستوں میں شامل کرنے کی ہدایت دے کر اپنے دائرہ

اختیار سے باہر چلے گئے ہیں۔

.41 مذکورہ بالا حالات میں کمیشن، آئین کے آرٹیکل 324 کی بنیاد پر، انتخابی فہرستوں کی تیاری کی نگرانی، ہدایت اور کنٹرول کے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے، عوامی نمائندگی ایکٹ، 1950 کی دفعہ 22 کے تحت مخصوص یا عمومی ہدایات جاری کرنے کے اختیارات اور اس سلسلے میں اسے قابل بنانے والے دیگر تمام اختیارات درج ذیل ہدایات دیتے ہیں:

(a) کہ 52-ڈیس پور اسمبلی حلقہ کے الیکٹورل رجسٹریشن آفیسر کو 2 فروری 1994 کے اپنے نوٹس نمبر DC(ELE)48/93/152(A) کے ساتھ شروع کی گئی انکوائری میں تیزی لانی چاہیے۔ اس طرح کی تحقیقات کو جلد از جلد مکمل کیا جانا چاہیے اور ای آر او کے ذریعے اسے 31 مارچ 1994 تک ختم کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جانی چاہیے۔

(b) مذکورہ تحقیقات کرتے ہوئے اور حتمی حکم منظور کرتے وقت، ای آر او کو اس حکم کے مذکورہ بالا پیراگراف میں سامنے لائے گئے حقائق کو مدنظر رکھنا چاہیے اور ان کا مناسب خیال رکھنا چاہیے۔

(c) اگر ای آر او بالآخر اس فیصلے پر پہنچتا ہے کہ شری منموہن سنگھ اور/ یا شری نارائن چندر کا کوٹی نے 1991 اور/ یا 1993 میں آسام میں سابق کا نام بطور ووٹر رجسٹر کروانے کے لیے جان بوجھ کر غلط اعلان کیا تھا، تو اسے عوامی نمائندگی ایکٹ، 1950 کی دفعہ 31 کے تحت مذکورہ شخص (افراد) کے خلاف مجاز عدالت کے سامنے ضروری قانونی کارروائی شروع کرنی چاہیے۔

.42 کمیشن تمام حقائق کا جائزہ لے رہا ہے اور مزید قانونی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔"

3 مارچ 1994 کو پہلے مدعا علیہ نے تیسرے مدعا علیہ کے سامنے اپنا جواب داخل کیا۔ اسی تاریخ کے تیسرے مدعا علیہ کے حکم سے مزید شواہد طلب کیے گئے۔ 16 مارچ 1994 کو پہلے مدعا علیہ نے تحریری درخواست دائر کر کے مذکورہ حلقے کے علاقے میں ایک عام رہائشی ہونے سے متعلق انکوائری کی درستگی پر سوال اٹھایا جس پر اپیل کے تحت حکم منظور کیا گیا تھا۔

تحریری درخواست کو جزوی طور پر عدالت عالیہ نے اجازت دی تھی، جس میں کہا گیا تھا:''

.87 اس کے مطابق، اس تحریری درخواست کو درج ذیل طریقے سے نمٹا دیا جاتا ہے:

(i) کہ عوامی نمائندگی ایکٹ، 1950 میں مذکور حلقے میں "عام رہائشی" کا مطلب اس جگہ کا عادت والا رہائشی یا حقیقت میں باقاعدہ، عام یا معمول کے مطابق رہائشی ہوگا۔ اس کا مطلب ہے اس جگہ کا ایک عام اور عام رہائشی۔ رہائش مستقل نوعیت کی ہونی چاہیے نہ کہ عارضی یا غیر معمولی۔ یہ کافی عرصے تک اور پر

کی طرح ہونا چاہیے، اس کا مستقل طور پر رہنے کا ارادہ ہونا چاہیے۔ اس کا اس جگہ پر کافی عرصے تک آباد ہونا ضروری ہے جس کے لیے ایک معقول شخص اسے اس ریاست کا رہائشی قبول کرے گا۔

(ii) 1950 کے ایکٹ کے ذریعہ فراہم کردہ اعلان شدہ عہدے پر فائز شخص فارم نمبر 6 میں اعلامیہ دائر کر سکتا ہے اور اس طرح کے اعلامیے کو درست کے طور پر قبول کرنا ہوگا اور اس کے برعکس ثبوت پیش کرنے کا بوجھ ایسے شخص پر نہیں ہے۔ یہ بوجھ اس اتھارٹی پر ہے جو اعلان شدہ عہدے کے انعقاد کے حوالے سے اس سے اختلاف کرتا ہے۔

(iii) اعلانیہ عہدے پر فائز ہونے کے حوالے سے تحقیقات کے علاوہ، اعلانیہ عہدے کے حامل کی طرف سے کیے گئے اس طرح کے اعلامیے کو کسی بھی تحقیقات کے تابع نہیں کیا جا سکتا کیونکہ قانون نے ایک معقول شق/ افسانہ بنا کر ایک اعلانیہ عہدے کے حامل کو یہ استحقاق/حق دیا ہے کہ وہ کسی جگہ کی "عام رہائش" کے حوالے سے اعلان کرے اور اسے حتمی سمجھا جانا چاہیے۔

(iv) 1.3.94 کے احکامات (ضمیمہ-ج)، تاریخ کا نوٹس 2.2.94 اور 16.2.94 (ضمیمہ-D اور F) اور آرڈر کی تاریخ 3.3.94 (ضمیمہ-I) قانون کے اختیار کے بغیر ہونے اور دائرہ اختیار کے بغیر جاری کیے جانے اور جیسا کہ اوپر اشارہ کیا گیا ہے قوانین کی خلاف ورزی ہونے کی وجہ سے کالعدم قرار دیا جائے گا۔

اپیل کنندہ "عام رہائشی" الفاظ کے معنی کے حوالے سے عدالت عالیہ کے فیصلے کی درستگی کو قبول کرتا ہے۔ یہ ایک اعلان شدہ عہدے پر فائز شخص کے ذریعہ اپنی عام رہائش گاہ کے اعلان کے اثر کے حوالے سے اس کے نتائج کی درستگی پر سوال اٹھاتا ہے اور اس کے نتیجے میں یکم مارچ اور 3 مارچ 1994 کے احکامات اور 2 فروری اور 16 فروری 1994 کے نوٹس کو کالعدم قرار دیا گیا ہے۔

عوامی نمائندگی ایکٹ، 1950 کی دفعہ 20 "عام طور پر رہائشی" کی وضاحت کرتی ہے۔ اس کے ذیلی حصے (4)، (5) اور (7) یہاں متعلقہ ہیں؛ وہ اس طرح پڑھتے ہیں:

"(4) کوئی بھی شخص جو بھارت میں کسی بھی عہدے پر فائز ہے جسے صدر نے الیکشن کمیشن کی مشاورت سے ایک ایسا عہدہ قرار دیا ہے جس پر اس ذیلی دفعہ توضیعات لاگو ہوتی ہیں، اسے اس حلقے میں کسی بھی تاریخ کو عام طور پر رہائشی سمجھا جائے گا جس میں، لیکن اس طرح کے کسی عہدے پر فائز ہونے کے لیے، وہ اس تاریخ کو عام طور پر رہائشی ہوتا۔

"(5) کسی ایسے شخص کا گوشوارہ جس کا حوالہ ذیلی دفعہ (3) یا ذیلی دفعہ (4) میں دیا گیا ہے، مقررہ

فارم میں بنایا گیا ہے اور مقررہ وارنز میں اس کی تصدیق کی گئی ہے، کہ لیکن اس کے خدمت کی اہلیت رکھنے یا لیکن اس کے کسی ایسے عہدے پر فائز ہونے کی وجہ سے جس کا حوالہ ذیلی دفعہ (4) میں دیا گیا ہے، وہ کسی بھی تاریخ کو کسی مخصوص جگہ پر عام طور پر رہائشی ہوتا، اس کے برعکس ثبوت کی عدم موجودگی میں اسے درست کے طور پر قبول کیا جائے گا۔

"(7) اگر کسی بھی صورت میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کوئی شخص کسی بھی متعلقہ وقت عام طور پر کہاں مقیم ہے، تو اس سوال کا تعین کیس کے تمام حقائق اور ایسے قواعد کے حوالے سے کیا جائے گا جو مرکزی حکومت الیکشن کمیشن کے مشورے سے اس سلسلے میں بنائے۔

یہ کہ پہلا مدعا علیہ متعلقہ وقت پر ایک ایسا شخص تھا جو اس عہدے پر فائز تھا جس پر ان ذیلی دفعات توضیعات لاگو ہوتی ہیں وہ تنازعہ میں نہیں ہے۔

رجسٹریشن آف الیکٹرز رولز، 1960 کا قاعدہ 7 کہتا ہے:

.7 دفعہ 20 کے تحت بیان عام طور پر رہائشی ہے، حلقے کے رجسٹریشن آفیسر کو فارم 1، 2، 2A اور 3 میں سے ایک میں ایک بیان جمع کرائے گا جو مناسب ہو۔

(2) ذیلی اصول (1) کے تحت جمع کرائے گئے ہر بیان کی تصدیق فارم میں بیان کردہ طریقے سے کی جائے گی۔

(3) اس طرح کا ہر بیان اس وقت درست نہیں رہے گا جب اسے بنانے والا شخص اعلان کردہ عہدہ پر فائز رہنا چھوڑ دے یا، جیسا کہ معاملہ ہو، سروس کی اہلیت رکھتا ہو۔"

مذکورہ دفعہ 20 کی ذیلی دفعہ (4) کی وجہ سے، ایک شخص جو ایک اعلان شدہ عہدے پر فائز ہے، قانون کے ذریعہ کسی بھی تاریخ کو، اس حلقے کا ایک عام رہائشی سمجھا جاتا ہے جس میں وہ عام طور پر مقیم ہوتا لیکن اس حقیقت کی وجہ سے کہ وہ اس طرح کے اعلان شدہ عہدے پر فائز ہے۔ اس مقصد کے لیے، دفعہ 20 کی ذیلی دفعہ (5) کی وجہ سے، اعلان شدہ عہدے کے حامل کا گوشوارہ، فارم میں کیا گیا اور ضرورت کے مطابق تصدیق شدہ، "اس کے برعکس ثبوت کی عدم موجودگی میں" درست کے طور پر قبول کیا جانا چاہیے۔ جہاں ایسے شخص کی عام رہائش کا سوال پیدا ہوتا ہے، اس کا فیصلہ دفعہ 20 کی ذیلی دفعہ (7) کی وجہ سے کیس کے حقائق کے حوالے سے کیا جانا ہے۔ (ذیلی دفعہ اس سلسلے میں قواعد کی بات کرتی ہے لیکن کوئی بھی وضع نہیں کیا گیا ہے۔)

اس لیے یہ واضح ہے کہ اعلان شدہ عہدے کے حامل کا گوشوارہ ہمیشہ درست کے طور پر قبول نہیں کیا

جانا چاہیے۔اس پر سوال اٹھایا جا سکتا ہے، لیکن صرف اس صورت میں جب الیکٹورل رجسٹریشن آفیسر کے پاس "اس کے برعکس ثبوت" ہو۔لہذا، اعلان شدہ عہدے کے حامل کی طرف سے اس کی عام رہائش گاہ کے بارے میں گوشوارہ کی درستگی پر سوال اٹھانے کے لیے، الیکٹورل رجسٹریشن آفیسر کے پاس اس کے برعکس ثبوت ہونا چاہیے۔ یہ ایک اعلان شدہ عہدے کے حامل کے گوشوارہ کی عدم قبولیت کے لیے ایک شرط ہے۔اگر الیکٹورل رجسٹریشن آفیسر کے پاس ایسا ثبوت ہے، تو اسے اس کے مطابق اعلان شدہ عہدے کے حامل کو مطلع کرنا چاہیے، اور اس طرح کے ثبوت کا مواد بیان کرنا چاہیے تاکہ اعلان شدہ عہدے کا حامل تحقیقات کے دوران ان حقائق پر اس کی تردید کر سکے جن کی پیروی ہونی چاہیے۔تحقیقات کا فیصلہ کیس کے حقائق پر کیا جانا چاہیے؛ اس کا نیم عدالتی کردار واضح ہے۔

پھر سوال یہ ہے کہ کیا پہلے مدعا علیہ کے خلاف تحقیقات کو آگے بڑھایا جا سکتا ہے۔یہ دیکھا جائے گا کہ انکوائری 2 جون 1994 کے تیسرے مدعا علیہ کے خط کے ذریعے شروع کی گئی تھی جس میں پہلے مدعا علیہ سے کہا گیا تھا کہ وہ "فارم نمبر 1 میں بیان کردہ عام رہائش کے دعوے" کی حمایت میں ثبوت پیش کرے۔فارم نمبر 1 ایک اعلان شدہ عہدے پر فائز شخص کے ذریعہ اپنی عام رہائش گاہ کے اعلان سے متعلق ہے۔فارم نمبر 1 میں دعوی پہلے مدعا علیہ کی طرف سے 7 جون 1993 کو دائر کیا گیا تھا جب وہ پہلے ہی کابینہ کے وزیر تھے اور اس طرح ایک اعلان شدہ عہدے کے حامل تھے۔اس میں اس کا گوشوارہ، دفعہ 20، ذیلی دفعہ (4) اور (5) کی صحیح تشریح کو مدنظر رکھتے ہوئے، تیسرے مدعا علیہ کے ذریعہ صرف اس صورت میں سوال اٹھایا جا سکتا ہے جب تیسرے مدعا علیہ کے پاس اس کے برعکس ثبوت موجود ہو اور تیسرے مدعا علیہ نے پہلے مدعا علیہ کو اس حقیقت اور اس طرح کے ثبوت کے جوہر سے آگاہ کیا ہو۔اس بات کی نشاندہی کرنے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے کہ تیسرے مدعا علیہ کے پاس اس کے برعکس کوئی ثبوت تھا، اور اس نے یقینی طور پر 2 جون 1994 کے اپنے خط میں ایسا نہیں کہا تھا۔درحقیقت، اس نے پہلے مدعا علیہ سے اپنا ثبوت پیش کرنے کا مطالبہ کیا۔اس لیے فارم نمبر 1 میں پہلے مدعا علیہ کے گوشوارہ پر سوال نہیں اٹھایا جا سکا اور اس سلسلے میں انکوائری قانونی طور پر غلط ہے۔

اپیل کنندہ کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ یکم مارچ 1994 کے چیف الیکشن کمشنر کے حکم اور اس کے بعد کے نوٹس سے ظاہر ہوتا ہے کہ انکوائری فارم نمبر 6 میں اپنی عام رہائش گاہ کی جگہ کے بارے میں پہلے مدعا علیہ کے گوشوارہ سے بھی متعلق ہے، یعنی جب وہ کسی اعلان شدہ عہدے کا حامل نہیں تھا، اور اس لیے انکوائری کو آگے بڑھنے دیا جانا چاہیے۔سب سے پہلے، انکوائری کا آغاز تیسرے مدعا علیہ کے 2 فروری 1994 کے خط

سے ہوا جس میں پہلے مدعا علیہ سے کہا گیا تھا کہ وہ "فارم نمبر 1 میں گوشوارہ کردہ آپ کے عام رہائش کے دعوے کی حمایت میں" ثبوت پیش کرے، یعنی پہلے مدعا علیہ کے ذریعے "اعلان شدہ عہدے" کے حامل کے طور پر دیے گئے گوشوارہ کی حمایت میں۔ دوسری بات، اور کسی بھی صورت میں، اس وقت کے چیف الیکشن کمشنر کے یکم مارچ 1994 کے حکم کو مدنظر رکھتے ہوئے انکوائری کو آگے بڑھنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ حکم نامے میں جاری تحقیقات کے نتائج کا حوالہ دیا گیا تھا، جن میں سے پہلے مدعا علیہ کو کوئی نوٹس نہیں تھا۔ اس نے اس سے "نتائج" اخذ کیے جو پہلے جواب دہندہ کے لیے بہت منفی تھے۔ اس کے بعد اس نے تیسرے مدعا علیہ کو ہدایت کی کہ وہ انکوائری کرتے ہوئے اور اس پر حتمی حکم منظور کرتے ہوئے "اس حکم کے مذکورہ بالا پیراگراف میں سامنے لائے گئے حقائق کو مدنظر رکھیں اور ان کا مناسب خیال رکھیں"۔ اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ تیسرا مدعا علیہ اس وقت کے چیف الیکشن کمشنر کا ماتحت تھا اور مؤخر الذکر کی طرف سے پہلے مدعا علیہ کو دفاع کا موقع دیے بغیر اخذ کردہ نتائج کی نوعیت کو دیکھتے ہوئے، اس میں کوئی شک نہیں ہوسکتا کہ انکوائری کو آگے بڑھنے کی اجازت دینا منصفانہ کھیل اور پہلے مدعا علیہ کے مفادات کے لیے نقصان دہ ہوگا۔ تحقیقات اور تمام نوٹس اور احکامات اس سے متعلق کو کالعدم قرار دیا جانا چاہیے۔

اپیل کنندہ کے لیے، اگر ایسا مشورہ دیا جائے تو، یہ جائز ہوگا کہ وہ پہلے مدعا علیہ کو جاری کرے، اب جب کہ وہ کسی اعلان شدہ عہدے کا حامل نہیں ہے، انتخابی فہرست کو درست کرنے کے لیے ایک نوٹس جس پر مذکورہ حلقے میں پہلے مدعا علیہ کی عام رہائش گاہ کے حوالے سے اندراج کیا گیا تھا۔ یہ پہلے مدعا علیہ کے لیے کھلا ہوگا کہ وہ جواب میں تمام دستیاب درخواستیں اٹھائے۔ اس طرح کی تحقیقات کے معاملے میں فیصلہ یکم مارچ 1994 کے حکم نامے میں اس وقت کے چیف الیکشن کمشنر کے مشاہدات کے حوالے کے بغیر لیا جائے گا۔

اپیل ناکام ہوجاتی ہے اور مسترد کردی جاتی ہے۔

اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں ہوگا۔

ٹی۔ پی۔ (سی) نمبر۔ 81-79 آف 1995

جن معاملات کے سلسلے میں منتقلی کی درخواستیں دائر کی گئی ہیں انہیں اب اس عدالت میں منتقل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ان کا فیصلہ متعلقہ ہائی کورٹس کے ذریعے مذکورہ بالا فیصلے میں طے شدہ قانون کے مطابق کیا جائے گا۔ منتقلی کی درخواستوں کو اسی کے مطابق نمٹا دیا جاتا ہے۔

ایس۔ وی۔ کے۔

اپیل مسترد کردی گئی اور درخواستوں کو نمٹا دیا گیا۔



Javeed Ahmed Geelani
2024.10.09 16:57
I am the author of this
document